دار الافتاء والقضاء

الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

سیریل نمبر	32485	نام	غلام رسول	مطلوب	عمومی
تاریخ	1/4/2018	پتہ			
رابطہ نمبر		موضوع	متفرق		
ای میل		کاتب	پیر محمد بلتستانی		

برائے کرم چند مسائل کے بارے میں شرعی رہنمائی فرمادیں:

"جو چیز نابالغ کی ملک میں ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اسے بچے ہی کے کام میں لگایا جائے، کسی کو اپنے کام میں لانا جائز نہیں، ماں باپ بھی اپنے کام میں نہ لائیں اور نہ کسی بچے کے کام میں لگائیں؟" یہ بہشتی زیور میں لکھا ہے تو اس بارے میں کچھ سوالات ہیں:

(1) گھر میں آنے والے مہمان بچوں کے لیے کچھ چیز لاتے ہیں مثلاً ٹافیاں وغیرہ اب اگر بچے یہ چیز استعمال نہیں کرتے یا والدین بچے کے لیے مضر سمجھتے ہیں تو ان کا کیا حکم ہے؟ کسی دوسرے شخص کے لیے ان کا استعمال جائز ہے؟

(2) کبھی مہمان بن کر گئے میزبان نے کچھ رقم یہ بول کر بچے کو دی کہ بچے کو کچھ دلا دیجیے گا، تو والدین کے لیے اس رقم کا استعمال جائز ہے؟

(3) عید کے موقع پر بچوں کو عیدی ملتی ہے اگر والدین کسی اور کو دینے کے لیے بچوں سے لے لیتے ہیں تو کیا یہ جائز ہے؟

(4) بعض بچے اپنی چیز کھلانے پر اصرار کرتے ہیں اور نہ کھاؤ تو ضد کرتے ہیں تو ان کی چیز کا استعمال جائز ہے؟

(5) کیا اس نیت سے بچے کے ہاتھ سے چیز لے کر خود کھانا اور دوسروں کو کھلانا جائز ہے کہ بچے کی تربیت ہو اور اسے دینے کی عادت پڑے؟

(6) چھ سات سال کا بچہ خاصہ سمجھدار ہوتا ہے تو اگر یہ بچہ خوشی سے اپنی چیز کھلائے تو یہ جائز ہے؟

(7) بچے کی ملکیت والی بات تو نابالغ کے لیے ہے ورنہ بالغ بچے کی چیز تو کھا سکتے ہیں بغیر اس کی اجازت سے؟

(8) بچے کا سوٹ اگر چھوٹا ہوگیا اور ہم کسی بہن وغیرہ کو سوٹ یا کوئی بھی بچے کی چیز استعمال کی دینا چاہیں تو دینا جائز ہے؟ والسلام

الجواب حامداً و مصلیاً

۱، ۴، ۵، ۶: بچوں کے کھانے پینے کی وہ چیزیں جو انکے استعمال میں نہیں آتی یا انکے لئے مضر صحت ہیں ایسی چیزوں کو والدین یا گھر کے دوسرے افراد استعمال کرسکتے ہیں۔ اسی طرح بچے کسی چیز کے کھلانے پر ضد کریں تو اس کی خوشی کیلئے بھی تھوڑا سا کھانا جائز اور درست ہے لیکن بچوں کی چیز انکے ہاتھ سے لیکر کھانا اور یہ سمجھنا کہ اس طرح بچے کی تربیت ہوجائے گی درست نہیں، تربیت کیلئے پہلے خود کوئی چیز یا رقم دیدیں پھر بچوں سے خرچ کروائیں چنانچہ اس طرح کرنے سے بچوں کی حوصلہ افزائی بھی ہوگی اور تربیت بھی۔

۲، ۳: عیدی یا کسی بھی نام سے بچوں کو ملنے والی رقم بچوں کی ملک ہوتی ہے اسمیں تصرف کرنا یا بچوں کی ضروریات کے علاوہ کسی اور جگہ اس کو صرف کرنا جائز نہیں جس سے احتراز لازم ہے۔

۷، ۸: بالغ بچوں کی اجازت سے انکی چیز استعمال کرنا بلا شبہ جائز ہے جبکہ کسی بچے کا سوٹ اس کو چھوٹا اور تنگ پڑ رہا ہو تو اس سوٹ کو کسی بچے کے استعمال میں بھی لا سکتے ہیں۔

کما فی الدر المختار: (و صح رده لها كقبوله) سراجية و فيها حسنات الصبي له ولابويه اجر التعليم ونحوه و يباح لوالديه ان يأكلا من مأكول وهب له، و قيل لا انتهى، فافاد ان غير المأكول لا

(جاری ہے)

يباح لهما الا لحاجة، وضعوا هدايا الختان بين يدى الصبى فما يصلح له كثياب الصبيان فالهدية له و الا فان المهدى من اقرباء الاب او معارفه فللاب او من معارف الام فللام (الى قوله) لا يجوز ان يهب شيئا من مال طفله و لو بعوض لانها تبرع ابتداء و يبيع القاضى ما وهب للصغير حتى لا يرجع الواهب فى هبته اه. و فى رد المحتار تحت (قوله وهب له) قال فى التتارخانية: روى عن محمد نصا انه يباح. و فى الذخيرة: و اكثر مشايخ بخارى على انه لا يباح، و فى فتاوى سمرقند اذا اهدى الفواكه للصغير يحل للابوين الاكل منها اذا اريد بذلك الابوان لكن الاهداء للصغير استصغارا للهدية اه قلت: وبه يحصل التوفيق ويظهر ذلك بالقرائن و عليه فلا فرق بين المأكول وغيره، بل غيره اظهر فتأمل (قوله فأفاد) اصله لصاحب البحر وتبعه فى المنح اه. (ج ۵، ص ۶۹۶) . والله اعلم بالصواب.

پیر محمد عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ کراچی
۲۶ ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
بندہ ... غفر لہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۸ / ۴ / ۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
بندہ ... رشید جمیل
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۳۰ / ۴ / ۱۴۳۹ھ

رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

۳۲۴۸۵
۳۰ / ۴ / ۱۴۳۹ھ

18/1/18